روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | اتوار ۱۶- رجب ۱۴۱۱ھ ، ۳- تبلیغ ۱۳۷۰ہش ، ۳- فروری ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاق حسنہ

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"دعوت الی اللہ کیلئے بہت اہم کام یہ ہے کہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کریں۔ تاکہ آپ کی ذات دنیا بھر کیلئے مجسّم نمونہ بن جائے۔ آج دنیا کو جب بھی دین کی بات بتائی جاتی ہے تو وہ سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمیں کیا دیں گے۔ اس لئے بہت ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ آپ اخلاق حسنہ سے مزیّن ہوں"۔

(خطبہ جمعہ ۲۲- جون ۱۹۹۰ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"نابینائی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنکھوں کی نابینائی ہے اور دوسری دل کی۔ آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا۔ مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلّل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے۔ اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے۔

شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اسے خسر الدنیا والآخرۃ کر دیتا ہے آخرت کے متعلق ہے کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصّہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا۔ اور دونوں جہانوں سے گیا گذرا ہؤا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچّے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل جدید صفحہ ۳۴)

سانحہ ارتحال

محترمہ رفیعہ صادق صاحبہ اہلیہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۲۸- جنوری ۱۹۹۱ء کی صبح ڈیڑھ بجے ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئیں۔ ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔ وہ کراچی میں اپنی بیٹی محترمہ رضیہ مومن صاحبہ اہلیہ لیفٹیننٹ کمانڈر عبد المومن صاحب (ریٹائرڈ) کے ہاں مقیم تھیں۔

موصوفہ کا جنازہ بذریعہ طیارہ فیصل آباد کے ذریعہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں ۳۰- جنوری ۱۹۹۱ء کو نماز ظہر کے بعد محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کرائی۔ احباب سے موصوفہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان برائے لجنات

پہلی سہ ماہی کی رپورٹس چیک کی گئیں۔ بہت کم لجنات نے شعبہ تحریک جدید دفتر سوم کی رپورٹ دی ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام ممبرات چندہ تحریک جدید ادا کرتی ہیں۔ لیکن رپورٹ دینے میں سستی کی جاتی ہے۔ جماعت مقامی کے سیکرٹری مال سے تعاون کریں۔ ان سے تمام وعدہ کنندگان مستورات کی تعداد اور وعدہ جات کی رقوم معلوم کریں۔ اگر لجنہ کی کوئی رکن اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں تو اس کے لئے کوشش کریں۔ اب دوسری سہ ماہی میں وعدہ جات کا کام مکمل کر کے مارچ میں رپورٹ دیں۔

خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

سیکرٹری تحریک جدید
لجنہ پاکستان

ہفتہ صحت جسمانی خدام
مورخہ ۸- فروری تا ۱۵- فروری

۱- اس ہفتہ زیادہ سے زیادہ کھیلوں کے پروگرام بنائے جائیں۔

۲- کم از کم اس ہفتہ ایک تقریر حفظان صحت پر کروانے کا پروگرام بنایا جائے۔

بعض باتیں بظاہر چھوٹی ہوتی ہیں لیکن بلحاظ نتائج نہایت اہم ہوتی ہیں

اقتباس از خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

"مجھے یاد ہے ایک دفعہ ایک شخص اس بات پر مجھ سے گفتگو کر رہا تھا کہ داڑھی رکھنا ضروری ہے یا نہیں۔ مختلف دلائل سننے کے بعد اس نے کہا میں نہیں سمجھ سکتا۔ روحانیت کی بنیاد چند بالوں کے رکھنے یا نہ رکھنے پر کیونکر ہو سکتی ہے۔ بظاہر یہ نہایت ہی دھوکہ دینے والا فقرہ تھا ہم اس وقت علیحدہ گفتگو کر رہے تھے۔ ممکن ہے اگر مجلس میں یہ کہا جاتا تو بعض کو اس سے ٹھوکر بھی لگتی۔ میں نے اس وقت اسی رنگ میں ایک ہی فقرہ میں اسے جواب دیا۔ میں نے کہا۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ روحانیّت کی بنیاد چند بالوں کے رکھنے یا نہ رکھنے پر نہیں لیکن روحانیت کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر ضرور ہے۔ جس سے میرا مطلب یہ تھا کہ داڑھی کا تعلق روحانیت سے بے شک نہیں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا تعلق براہ راست روحانیت سے ہے۔ اور جب آپؐ کا ارشاد ہے کہ داڑھی رکھو تو گو داڑھی اپنی ذات میں روحانیت کا موجب نہ ہو لیکن جب آپؐ کا حکم توڑا جائے گا تو یقیناً ایسا انسان روحانیت سے محروم ہو جائے گا۔ اگر اس اعتراض کا میں تفصیلاً جواب دوں تو معلوم ہوگا کہ یہ نہایت ہی بودا ہے۔ لیکن میں نے صرف یہاں اسے بطور مثال پیش کیا ہے کہ بعض چھوٹی باتیں بڑے اثرات پیدا کرتی ہیں۔ نمازوں میں صفوں کی درستی بظاہر معمولی بات ہے اور یہ کوئی اہم بات نظر نہیں آتی کہ ایک آدمی کچھ آگے کھڑا ہو جائے یا کچھ پیچھے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں کو درست کرو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ بات کتنی معمولی تھی لیکن نتیجہ کیسا عظیم الشان نکلا۔

مجھے اس کے متعلق ایک واقعہ یاد آیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں کچھ لوگ رم

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۔ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش — ۳۔ فروری ۱۹۹۱ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

۱ـــ چونکہ انسانی زندگی کا کچھ بھی اعتبار نہیں اس لئے جس قدر احباب اس وقت میرے پاس جمع ہیں مَیں خیال کرتا ہوں شائد آئندہ سال جمع نہ ہو سکیں۔

۲ـــ یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کا خرچ کرنا ضروری ہے۔

۳ـــ رحم دو قسم کا ہوتا ہے ایک رحمانیت اور دوسرا رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔

۴ـــ انسان دعا کے وقت تمام قویٰ سے کام لے کر خدا تعالیٰ کی طرف آتا ہے۔ یہ ایک بے ادبی اور گستاخی ہے کہ قویٰ سے کام نہ لے اور قانونِ قدرت سے کام نہ لے کر آوے۔

۵ـــ انسان جس قدر تدبر اور مجاہدہ کرتا ہے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے۔

۶ـــ نفس مطمئنہ کی یہ نشانی ہے کہ کسی خارجی تحریک کے بدوں ہی وہ ایسی صورت پکڑ جاتا ہے کہ خدا کے بدوں رہ نہیں سکتا۔ اور یہی انسانی ہستی کا مدعا ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

۷ـــ ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ورنہ خدا تو ہمہ رحم اور کرم ہے۔

۸ـــ بہت سے کام نہائیت خوشی سے مبارک سمجھ کر کرتے ہیں اور اپنے خیال میں ان کا نتیجہ بہت ہی مبارک خیال کرتے ہیں مگر انجام کار وہ ایک غم اور مصیبت ہو کر چمٹ جاتے ہیں۔

۹ـــ نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔

۱۰ـــ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تموّل پر رشک نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۱ـــ زہر کھا کر کوئی بچ نہیں سکتا۔ پس گناہ کی زہر کھا کر یہ توقع کرنا کہ وہ بچ جائے گا خطرناک غلطی ہے۔

۱۲ـــ جو کچھ کرنا ہے اب کر لو جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔

خوب کھیلی ہے خون کی ہولی
خوب اُگلے ہیں منہ سے انگارے
خوب آگیں لگائی ہیں تم نے
پھر بھی کہتے ہو خود کو "بیچارے"

ـــــــ ابوالاقبال

سروں کی فصل اُگانے لگے وڈیرے لوگ
لہو کسی کا بہانے لگے وڈیرے لوگ

غریب شہر کے وہ بن گئے ہیں بندہ نواز
نجات اُس کو دلانے لگے وڈیرے لوگ

کسی کا مسئلہ ہو انکی رگ پھڑکتی ہے
جبھی تو شرق میں آنے لگے وڈیرے لوگ

عرب کا تیل کہ جاں سے عزیز ہے ان کو
اسے عرب سے بچانے لگے وڈیرے لوگ

خیال یہ تھا کہ دو چار دن کی جنگ ہے یہ
حساب اَور لگانے لگے وڈیرے لوگ

سکڈ گرے تو فقط ایک دو ہی مرتے ہیں
یہ راز ہے جو بتانے لگے وڈیرے لوگ

وہ پل پڑے ہیں کہ صدّام کو نہ چھوڑیں گے
زمانے بھر کو لڑانے لگے وڈیرے لوگ

نہیں نہیں بخدا ہم کو یہ نہیں منظور
ہمیں بھی ساتھ ملانے لگے وڈیرے لوگ

یہ انقلاب نہیں ہے تو اور کیا شے ہے
ہمارے بوجھ اٹھانے لگے وڈیرے لوگ

نسیم ایسے وڈیروں سے خود خدا سمجھے
کوئی تماشہ دکھانے لگے وڈیرے لوگ

نسیم سیفی

اے سپر پاور

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"پس ہمارے دوستوں کیلئے لازم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو ضائع ہونے سے بچاویں اور انکی راہ میں کوئی روک نہ ڈال دیں جو انکی ناشائستہ حرکات سے پیدا ہو سکتی ہے اُن کو چاہیئے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہے)

علمی مسائل

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ عذاب اور ابتلاء میں کیا فرق ہے (۱) عذاب کا نتیجہ ہلاکت اور تباہی ہوتی ہے ۔ مگر ابتلاء کا یہ نتیجہ نہیں ہوتا۔ تکلیفیں تو دونوں طرح ہی آتی ہیں ۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی دیکھ لو ۔ بارہا ایسا ہوا کہ آپ دشمن کے نرغے میں اکیلے پھنس گئے مگر پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچالیا۔ مگر ابوجہل ایک ہی دفعہ فوجوں سمیت ابتلاء میں ڈالا گیا لیکن ہلاک ہو گیا اور زندہ نہ نکل سکا (۲) عذاب کے نتیجے میں نقصان کی زیادتی ہوتی ہے ۔ اور ابتلاء میں نفع کی زیادتی ہوتی ہے ۔ ابتلاء کی مثال تو ایسی ہوتی ہے جیسے ربڑ کے گیند کو جتنے زور سے پھینکا جائے وہ اتنا ہی اونچا اٹھتا ہے ۔ مگر عذاب میں انسان گر کر اوپر نہیں اٹھ سکتا ۔(۳) عذاب جس انسان پر نازل کیا جاتا ہے اس کے دل میں مایوسی اور گھبراہٹ ہوتی ہے ۔ مگر جس پر ابتلاء نازل ہوتا ہے اس کے دل میں اطمینان اور تسلی ہوتی ہے جب عذاب نازل ہوتا ہے تو مغضوب کہتا ہے ہائے میں ہلاک ہو گیا ۔ یا اگر وہ اس ابتلاء سے گھبراتا نہیں تو اس کے دل میں کبر اور خود پسندی کے جذبات جوش مارنے لگتے ہیں ۔ اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ مجھے کون ہلاک کر سکتا ہے ۔ لیکن جب ابتلاء آتا ہے تو انسان کہتا ہے کوئی پروا نہیں میں کمزور اور بے کس ہوں لیکن میرا بچانے والا طاقتور ہے اور وہ خدا تعالیٰ پر یقین میں اور بھی ترقی کر جاتا ہے اور خدا تعالیٰ پر اس کی حسن ظنی بہت بڑھ جاتی ہے (۴) عذاب کے دور کرنے کی انسان جب کوشش کرتا ہے تو ٹھوکریں کھاتا جاتا ہے مگر جس پر ابتلاء آتا ہے اس کا فہم رسا ہو جاتا ہے ۔ اور وہ بات کو خوب سمجھنے لگ جاتا ہے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی دیکھ لو کفار آپ کا کھوج لگاتے لگاتے غار تک پہنچ گئے اور وہاں جا کر کھوجی نے کہہ دیا کہ یا تو آسمان پر چلا گیا ہے اور یا یہیں ہے ۔ ان میں کھوجی کی بات کا بڑا لحاظ کیا جاتا تھا۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جان اس وقت سخت خطرے میں تھی۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ذرا بھی گھبراہٹ نہ ہوئی ۔ آپ نے باوجود اس کے کہ آپ کی جان کفار کو اصل مطلوب تھی اور ابوبکرؓ کو وہ صرف اس لئے تلاش کرتے تھے کہ وہ آپؐ کی مدد کرتے تھے ۔ آپؐ نے ابوبکرؓ کو تسلی دینی شروع کی اور کہا ....

ڈر نہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے ۔ اسی طرح کل ہی میں نے سنایا تھا ۔ آپؐ سوئے ہوئے تھے ۔ ایک کافر نے آپؐ کی تلوار اٹھالی اور آپؐ کو قتل کرنا چاہا لیکن آپؐ ذرا بھی نہ گھبرائے اور اس کے سوال پر کہ اب آپؐ کو کون بچا سکتا ہے ۔ نہایت تسلی سے جواب دیا کہ اللہ جس غیر معمولی حالت اطمینان کو دیکھ کر اس کافر پر اس قدر دہشت طاری ہوئی کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی ۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ دنیا میں ہمیشہ بڑی چیزوں پر چھوٹی چیزوں کو قربان کیا جاتا ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کمزور انسانیت پر اپنے پیدا کئے ہوئے قیمتی سے قیمتی جوہروں کو قربان کیا ۔ آدمؑ اپنے زمانہ کا قیمتی جوہر تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کمزور لوگوں کے لئے جنہوں نے شیطان کا ساتھ دیا آدمؑ کی سی قیمتی جان کو قربان کرادیا ۔ حضرت نوحؑ اپنے زمانہ میں سب سے قیمتی وجود تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان ازلی شقیوں اور ان بدبخت وجودوں کے لئے جو ہدایت سے محرومی اختیار کر چکے تھے ۔ حضرت نوحؑ کی جان کو قربان کرادیا ۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے زمانہ کے سب سے قیمتی وجود تھے مگر حضرت ابراہیمؑ کی جان کو کمزور اور ناقص انسانوں سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کرب وبلا میں مبتلاء کیا حضرت موسیٰؑ اپنے زمانہ کے قیمتی سے قیمتی وجود تھے ۔ مگر وہ بنی اسرائیل جو خدا کے لئے صرف اس قربانی کے مالک تھے کہ انہوں نے کہہ دیا (جا تو اور تیرا رب اور لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں) اے موسیٰ تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور ان سے جنگ کرو ہم تو بہرحال اسی جگہ بیٹھے رہیں گے ۔ اس بزدل اور نشانات سے آنکھیں بند کر لینے والی قوم کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی سی قیمتی جان کو قربان کرادیا ۔ حضرت عیسیٰؑ اپنے زمانہ کے قیمتی ترین وجودوں میں سے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جن کے متعلق حضرت مسیحؑ خود کہتے ہیں کہ وہ سانپ اور سانپوں کے بچے ہیں ۔ (متی باب ۲۳ ۔آیت ۲۳) ان کی زندگی کو بھینٹ چڑھا دیا ۔ پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پاک اور اعلیٰ وجود اس دنیا میں کون آیا کہ جس کے متعلق ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (........) اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں زمین و آسمان کو بھی پیدا نہ کرتا ۔ مگر وہ وجود جس کی خاطر بنی نوع انسان پیدا کئے گئے ۔ ابوجہل ، عتبہ اور شیبہ کی ہدایت اور بھلائی کے لئے اس کو ایک ایسی صلیب پر لٹکا دیا جو لوگوں کو تو نظر نہیں آئی مگر خدا تعالیٰ جس کی نظر میں ہر غیب بھی ظاہر ہے وہ اس صلیب کے متعلق فرماتا ہے اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شائد کہ غم کی چھری تجھ کو ذبح کرتے کرتے تیری گردن کے آخری تسموں کو بھی کاٹ دے گی ۔ اس وجہ سے کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے ۔ غرض جہاں تک قربانی اور محبت کا سوال ہے دنیا کے ہر نبی نے اپنی قوم کے لئے قربانیاں کیں اور ہر نبی اپنی قوم کے کفر اور نفاق کو دیکھ دیکھ کر پریشان حال رہا ۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلے انبیاء میں یہ فرق ہے کہ پہلے انبیاء کے سینے میں تو اپنی قوم کا کفر دیکھ کر صرف تنگی محسوس ہوتی تھی ۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا کفر دیکھ کر ایسا غم ہوتا تھا کہ قریب تھا کہ آپ اس غم کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاک کر لیتے پھر حضرت موسیٰؑ نے تو یہ کہا کہ (اے میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ میری تکذیب کریں گے) مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا کہ جا اور دنیا کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اپنی بیوی کو خبر دی اور پھر بعد میں اپنی ساری قوم کو خبر دی اور یہ نہیں کہا کہ قوم میری تکذیب کرے گی ۔ بلکہ آپؐ نے دلیری سے خدا تعالیٰ کے حکم پر لبیک کہا اور کسی ڈر اور خوف کا اظہار نہیں کیا ۔ یہ امر بتاتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بہت بلند تھا ۔ اس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے ایک اور بات کہی اور فرمایا اے میرے رب میری تو زبان بھی نہیں چلتی مگر خدا تعالیٰ کی شان دیکھو کہ وہی موسیٰؑ جنہیں یہ خوف تھا کہ میں فرعون کے دربار میں کس طرح بات کر سکوں گا اور جنہوں نے حضرت ہارونؑ کی یہ خوبی بیان کی تھی کہ وہ بات کرتے میں مجھ سے بہت زیادہ فصیح ہیں ۔ جب فرعون کے سامنے جاتے ہیں تو حضرت ہارونؑ کو ایک فقرہ بھی بولنے نہیں ۔ دیتے اور خود ہی اس کے تمام سوالات کے جواب دیتے چلے جاتے ہیں ۔ زبان کے لحاظ سے مجھ سے زیادہ فصیح ہے کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ یقیناً فصیح البیان تھے اور ان کی زبان میں جیسا کہ پرانے مفسرین خیال کرتے ہیں کوئی خلقی نقص نہیں تھا ۔ صرف اتنی بات ضرور ہے کہ وہ اپنے آپ کو فصاحت بیان میں حضرت ہارونؑ سے کم درجہ پر سمجھتے تھے ۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے رسالت کا کام آپ کے سپرد کیا اور فرعون کے دربار میں آپ تشریف لے گئے تو وہاں آپ کی فصاحت اور آپکے دلائل کی مضبوطی کی ایسی دھاک بیٹھی کہ فرعون جھنجھلا اٹھا ۔ اور اس نے سمجھا کہ اب مقابلہ کے لئے کوئی اجتماعی پروگرام مرتب کرنا چاہیئے ۔ ورنہ یہ لوگوں کو برگشتہ کر دے گا ۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جس فرعون نے پالا تھا ۔ اس کا نام رعمسیس تھا ۔ مگر دعوئی نبوت کے بعد حضرت موسیٰ کو جس فرعون کے پاس جانا پڑا وہ اس کا بیٹا منفتح تھا ۔ چونکہ وہ بچپن سے حضرت موسیٰؑ کو اپنے گھروں میں پرورش پاتے دیکھتا رہا تھا ۔ اور جانتا تھا کہ اسکے باپ نے کس محبت کے ساتھ موسیٰؑ کی پرورش کی ۔ اسلئے اس نے اپنے باپ کے سلوک کا ذکر کرتے ہوئے کہا (.....) کیا ہم نے تجھے اپنے گھروں میں نہیں پالا ۔ حضرت موسیٰؑ نے اس کے جواب میں اس رعمسیس کے ان مظالم کا ذکر شروع کر دیا جو وہ اپنی زندگی میں بنی اسرائیل پر ڈھاتا رہا ۔ یہاں تک کہ اس نے حکم دے دیا تھا ۔ کہ بنی اسرائیل کے ہاں جو بھی لڑکا پیدا ہو اسے مار ڈالا جائے ۔ اور لڑکیوں کو زندہ رکھا جائے رعمسیس کے مرنے کے بعد اسکا بیٹا منفتح تخت نشین ہوا اور اس نے بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بنی اسرائیل پر عرصہ حیات تنگ کر دیا ۔ آخر جب ان کی دردناک چیخ و پکار نے عرش الٰہی کو ہلا دیا تو اس نے ان اسیروں کی رستگاری کے لئے حضرت موسیٰؑ کو مبعوث فرمایا ۔ اور انہیں حکم دیا کہ وہ فرعون کے پاس جائیں ۔ اور انہیں کہیں کہ وہ بنی اسرائیل کو آزاد کر دے مگر بجائے اسکے کہ فرعون اس ظلم سے باز آتا اور بنی اسرائیل کی غلامی کی زنجیروں کو کاٹ دیتا اس نے موسیٰؑ پر طعنہ زنی شروع کر دی ۔ کہ تو تو ہمارے ٹکڑوں

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصر احمد ملہی

نرم اور پاک زبان کا استعمال

معاشرے میں جتنے لڑائی جھگڑے ہیں چاہے وہ اہل محلہ میں ہیں ۔ گھر میں ہیں ۔ میاں بیوی کے درمیان ہیں ۔ بچوں کے درمیان ہیں اس کا اصل محرک صرف اور صرف اپنی زبان پر قابو نہ رکھنا ہے ۔ بلکہ سخت الفاظ استعمال کرنا ہے ۔ بعض دفعہ ایسا کرنے والے کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ میں کیا کہہ گیا ہوں کیونکہ یہ اس کا معمول بن چکا ہوتا ہے ۔

اگر زبان کو نرم اور پاکیزگی کے ساتھ استعمال کیا جائے تو کوئی جھگڑا نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک اس کی تعریف کرتا ہے کہ دیکھو کہ اس نے اتنی سخت بات کو نرم لہجہ میں کہہ کر اپنا بھی اور دوسروں کا بھی کام نکال لیا ہے ۔

اسی طرح بعض آدمیوں کو بات بات پر گالی نکالنے کی عادت ہوتی ہے اسی طرح عورتوں کو بھی ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی اولاد کو بھی عادت پڑ جاتی ہے ۔ بچے گلی میں کھیلتے ہوئے دوسرے ساتھی کو گالی نکال دیں گے اس کو پتہ بھی نہ ہوگا کہ میں کیا کہہ گیا ہوں ۔ اس معمولی سی غلطی سے لڑائی جھگڑا شروع ہو جائے گا ۔ مقدمے بازی تک نوبت آئے گی ۔

میاں بیوی کو گالی نکالے گا تو طلاق تک نوبت پہنچ جائے گی ۔ گھر تباہ ہو جائیں گے اُن کا سکون اٹھ جائے گا ۔ اسی طرح زمینداروں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ عادت سے مجبور اپنے جانوروں، کو بھی گالیاں نکال رہے ہوتے ہیں اور بعض لوگ عادت سے مجبور اپنے بچوں اور بچیوں کے سامنے بھی بیہودہ گالیاں نکال دیتے ہیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی دیتے ہیں جس سے ان کی تربیت پر بُرا اثر پڑتا ہے اسی طرح تانگہ بان اور ریڑھی بان ہیں وہ سڑک سے گذر رہے ہوتے ہیں اسی طرح سڑک پر عورتیں مرد بچے اور بچیاں بھی گذر رہی ہوتی ہیں اور وہ اپنی عادت سے مجبور اپنے جانوروں کو غلیظ گالیاں دے رہے ہوتے ہیں ۔ اگر یہی گالی کوئی اور نکال رہا ہو تو ہو سکتا ہے وہ سننا پسند نہ کریں ۔ اب ایسے لوگوں کو سمجھانا بظاہر بہت مشکل ہے اگر تو ان سے کہہ دیا کہ گندی گالیاں دے رہے ہو شرم کرو تو وہ الٹے سمجھانے والے کو گالیاں دینی شروع کر دیں گے اور کہیں گے کہ دیکھو آ گیا بڑا حاجی نمازی ۔ وغیرہ ۔

لڑائی کی نوبت الگ ۔ اگر ہم انہیں پیار و محبت سے سمجھائیں سن میرے بھائی بزرگ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں بولنے کو زبان دی ۔ اس کی قدر گونگے سے پوچھو لیکن ہم ہیں کہ اس کا استعمال ٹھیک طرح نہیں کرتے ہم جب نماز پڑھتے ہیں قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو یہ اچھے کام ہیں جو ہم زبان سے لے رہے ہوتے ہیں لیکن دوسری طرف ہم اسی زبان سے غلیظ گالیاں نکالتے ہیں ۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی اور جانوروں کو بھی حالانکہ جانور ہمارے فائدے کے لئے ہیں ۔ ہمارے لئے روزی کماتے ہیں لیکن ہم کیسے ناشکرے ہیں ۔

اب دیکھیں کہ نرم اور پاک زبان کے استعمال میں کتنی طاقت اور تاثیر ہے جو فوراً اثر دکھاتی ہے اور معاشرے اور گھر سے برائیوں کو دور کرنے میں کتنا اہم کیمیا ہے ۔ ہمارے پیارے امام حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمودہ خطبہ جمعہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء میں فرمایا ۔

"تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا ۔ اور ایک دوسرے کا ادب کرنا (ہے) یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندر نجی طور پر پیدا ہوئے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوئے ہیں ۔ اُن میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے ۔ جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور اُن کو پتہ نہیں کہ کہ ہم کیا کر رہے ہیں ۔ اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کر کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں تکلیف دے رہی ہوتی ہیں ۔ اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔"

حضور انور کے بیان کردہ " پانچ بنیادی اخلاق اور عہد نو " میں سے دوسرا عہد اور خلق " نرم اور پاک زبان کا استعمال " کو آپ نے ہم نے اپنانا ہے اور اس کو اپنا کر ہم نے سب سے پہلے اپنے گھر، ماحول ۔ محلہ اور معاشرے کو جنت کا گہوارہ بنانا ہے ۔ ہم میں سے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہے اور عہد کرے کہ اُس نے اپنے آپ کو اور پھر اپنی اولاد کو اس تباہی سے بچانا ہے ۔ اور حضور انور کی دعائیں لینی ہیں ۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس عظیم عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

امان اللہ امجد

آج کا طالب علم

آج ہمارے ملک میں قدم قدم پر سکول کھولے جا رہے ہیں اور ہر ممکن سہولتیں اور آسائشیں مہیا کی جا رہی ہیں لیکن کیا وجہ ہے کہ طلباء میں حصولِ علم کی لگن اور جذبہ اور بھی مفقود ہوتا جا رہا ہے ۔ اور تعلیم کی وہ روح اور فضا باقی نہیں رہی جس کی موجودگی میں طلباء احسن رنگ میں علم حاصل کر کے، اپنی تعمیری صلاحیتوں سے ملک و قوم کو بامِ عروج پر پہنچا دیتے ہیں ۔ ایک وہ زمانہ تھا جب تعلیم حاصل کرنا اتنا آسان کام نہیں تھا ۔ جتنا آج ہے ۔ طلبہ کو دور دراز شہروں میں بےشمار تکالیف برداشت کر کے حصول علم کے لئے جانا پڑتا تھا ۔ لیکن اس دور کے تعلیم یافتہ افراد آج دنیائے علم کے روشن ستارے بن چکے ہیں ۔ کیونکہ ان میں علم حاصل کرنے کی سچی لگن اور تڑپ موجود تھی ۔ انتھک محنت کرنے کے بعد وہ اس مقام پر پہنچے ۔ پس اصل چیز محنت اور لگن ہے جس کے بغیر علم کا حصول ناممکن ہے ۔ تعلیمی اداروں کی عمارات خواہ کتنی ہی خوبصورت اور دیدہ زیب کیوں نہ ہوں اگر یہ روح قائم نہیں تو ان عمارات کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہے ۔

آج طلبہ کی اکثریت محنت کرنے کو ایک بوجھ تصور کرتی ہے ۔ طالب علم سمجھتا ہے کہ ٹیسٹ پیپرز اور گیس پیپرز امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کافی ہیں اور اسی چیز نے اساتذہ اور طلبہ کے درمیان فاصلہ پیدا کر دیا ہے ۔ بعض طلبہ کو تو پورا سال نصاب کی کتاب اٹھا کر پڑھنے کی فرصت نہیں ملتی ۔ امتحان سے چند دن پیشتر وہ کتاب پڑھنے کا تکلف کر لیتے ہیں ۔

اساتذہ اگر طلباء پر ابتداء ہی سے نظر رکھیں اور بروقت ان کی راہنمائی کریں تو وہ بھی طالب علم کی زندگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں ۔ بعض طلباء اساتذہ کرام کی عدم توجہ اور غفلت کی وجہ سے نالائق ہو جاتے ہیں اور پھر کبھی ان کی زندگی میں کوئی انقلاب نہیں آتا ۔

میٹرک کے بعد طالب علم کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے جب وہ کالج کی کھلی فضا میں پہنچتا ہے تو فطری طور پر اسے نہایت فرحت محسوس ہوتی ہے ۔ یہی وہ دور ہوتا ہے جب اس کا مستقبل اس کے ہاتھوں میں ہوتا ہے ۔ اگر وہ چاہے تو محنت خلوص اور لگن سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنا مستقبل درخشندہ بنا سکتا ہے لیکن دوسری طرف اس کی غفلت اور بے راہروی اس کے مستقبل کو تاریک بھی بنا سکتی ہے ۔ بعض طالب علموں کو بدقسمتی سے ایسے دوست ملتے ہیں جن کا مقصد حصول علم کی بجائے تفریح اور وقت ضائع کرنا ہوتا ہے

سیاسی تنظیمیں بھی طلبہ کے مستقبل کو تباہ و برباد کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں ۔

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد نواز بھٹی

جوہڑوں کا منافع بخش استعمال

انسانی ذہانت کی کرشمہ سازی ناخوب کو خوب بناتی چلی جارہی ہے۔ اب تک کھڑے پانی کے جوہڑوں کو مچھروں کی آماجگاہ اور بیماریوں کا منبع سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ان کے مفید استعمال بھی ہیں۔ ان میں مچھلیاں پال کر مچھروں سے نجات اور آمدنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ماہی پروری میں خوراک کی فراہمی ایک مسئلہ ہے۔ سائنسی تحقیق اس مسئلے کو حیاتیاتی طریقے سے حل کرتی نظر آتی ہے۔

انگا نامی خوردبینی پودا جو عام طور پر جوہڑوں میں پرورش پاتا ہے۔ اس پودے کی مختلف قسمیں مختلف کاموں میں استعمال ہوتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض کو کھیتوں کی زرخیزی بڑھانے کے لئے بھی بروئے کار لایا جاتا ہے۔ لیکن اسکے کئی ایک صنعتی استعمال بھی نکل آئے ہیں۔ چنانچہ یہ امر قارئین کیلئے دلچسپی کا باعث ہوگا کہ مشہور عالمی کوڈک کمپنی بھی انگا کی پرورش میں دلچسپی لے رہی ہے کیونکہ اس سے کچھ ایسے رنگین ذرات حاصل ہوتے ہیں۔ جنہیں فوٹوگرافی میں استعمال کیا جاتا ہے اب اسکو بیٹا کروٹین۔ (BETA-CAROTENE) کی پیداوار کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض قسم کے سرطان کے علاج کیلئے بھی انگا مفید پائے گئے ہیں۔ تاہم اس کی سب سے بڑی افادیت یہ ہے کہ یہ مچھلیوں کی خوراک کا حصہ ہے۔ قدرتی طور پر ان خوردبینی پودوں کی تعداد جوہڑوں میں بہت زیادہ نہیں ہوتی۔ اب بعض مغربی کمپنیوں کے تحقیقاتی مراکز نے انگا کی مصنوعی طور پر پرورش کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ اس وقت دنیا بھر میں ۷۰ لاکھ ٹن مچھلی پیدا ہو رہی ہے۔ اگر انگا کی کاشت کامیاب ہو جائے تو مچھلی کی مزید پیداوار بڑھا کر آمدنی میں کروڑہا پونڈ کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

آبی زراعت کے ایک ماہر بروس ہلکاٹ کے مطابق اسوقت برطانیہ و ہالینڈ کی ایک مشترکہ کمپنی سکاٹ لینڈ، بھارت، پاکستان سری لنکا اور چلی میں ماہی پروری کا کاروبار کر رہی ہے۔ انکا خیال ہے کہ مصنوعی طور پر انگا کی پرورش قدرتی طور پر پیدا ہونے والے انگا سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے انگا کا تخم کو مناسب درجہ حرارت اور خمیر ساز مواد مہیا کیے جاتے ہیں۔ اس منصوبے پر کام کرنے والے گراہم جانسن کا کہنا ہے کہ اس طریقہ سے قدرتی طریقے کی نسبت ۲۰۰ تا ۴۰۰ گنا زیادہ انگا پیدا کیا جاسکتا ہے۔ ان انگا کا بار بار معائنہ کیا جاتا ہے۔ اور مناسب وقت پر انکی مختلف طبعی اور کیمیائی طریقے استعمال کر کے برداشت کرلیا جاتا ہے اگر یہ طریقہ عام ہو گیا تو وہ ممالک جہاں سیم کیوجہ سے سال بھر بے پناہ پانی کھڑا رہتا ہے وہاں ماہی پروری کو بے پناہ فروغ ملے گا اور محنتی اور چھوٹے کاشتکاروں کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

(زراعت نامہ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۹۰ء)

بقیہ: صـ۴ سے آگے

کالجوں میں طلبہ تنظیمیں کسی نہ کسی سیاسی جماعت کا آلہ کار بن کر تعلیمی اداروں میں ہر وقت ہنگاموں اور ہڑتالوں سے اس کے تقدس کو مجروح کر دیتی ہیں۔ ہر سال نجانے کتنے ہی معصوم طلبہ انہی سرگرمیوں میں حصہ لے کر موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ جب تعلیمی اداروں کا وقار اسطرح مجروح ہو رہا ہو تو حصول علم کی راہ نہایت کٹھن ہو جاتی ہے۔ کس قدر افسوسناک اور تکلیف دہ امر ہے کہ آج کا طالب علم اپنے مقاصد کو فراموش کر کے سڑکوں پر ٹائر جلانے یا ہڑتال کروانے میں مشغول ہے۔ علم کی کوئی قدر اس کے دل میں باقی نہیں رہی۔ اور وہ نہ صرف اپنا مستقبل تباہ کر رہا ہے بلکہ والدین اور ملک و قوم کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے۔

اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ سب سے پہلے تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور طلبہ کا حقیقی رشتہ استوار کیا جائے۔ اساتذہ اپنے طلبہ کو محنت کرنے کا عادی بنائیں اور انہیں ایک فعال وجود بنائیں۔ کالج کی حدود میں سیاسی جماعتوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔ تاکہ طلبہ یونین طلبہ اور ان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے جائز راستہ اختیار کریں۔ اگر آج کا طالب علم اس ذمہ داری کو محسوس کرلے کہ کل ملک و قوم کی باگ ڈور اس کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اور نوجوان قوم کا عظیم سرمایہ ہوتا ہے۔ جو اپنے تن من دھن کو نچھاور کر کے اپنے ملک کا نام روشن کر دیتا ہے تو کیوں نہ ہمارے تعلیمی اداروں میں امن اور علم کی خوشبو پھیلنے لگے۔

نمائندہ خصوصی

ایک انڈونیشی احمدی سے گفتگو

مکرم گوناون جاجیا پرگیرا۔ انڈونیشیا کے ایک مخلص احمدی دوست گذشتہ دنوں ربوہ تشریف لائے۔ انہوں نے ایک ملاقات میں بتایا کہ "میں ۱۹۵۲ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا"۔ انہوں نے کہا کہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ "مجھے ابتداء ہی سے خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں کام کرنے کا موقع ملا۔ حتیٰ کہ میں مجلس خدام الاحمدیہ انڈونیشیا کا نیشنل پریذیڈنٹ مقرر ہوا"۔

انہوں نے بتایا کہ وہ ۱۸ سال سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی ملکی مجلس عاملہ کے رکن ہیں۔ اس سال ان کے سپرد رشتہ ناطہ کا شعبہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انڈونیشیا کی جماعت نے مجھے پاکستان میں رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ کے طریق کا مطالعہ کرنے کے لئے بھجوایا ہے۔ تاکہ میں جماعت احمدیہ کے شادی بیاہ کے طریق کو مشاہدہ کر کے صحیح طریق سے انڈونیشیا کی جماعت کو آگاہ کر سکوں۔

مکرم گوناون جاجیا پرگیرا صاحب نے بتایا کہ "مجھے یہ اعزاز ملا کہ میں نے ربوہ میں آکر جامعہ احمدیہ سے خطاب کیا"۔

مکرم گوناون صاحب نے بتایا کہ انڈونیشیا کے دارالحکومت میں ان کا ایک ذاتی پرنٹنگ پریس ہے۔ "یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ میرے پریس میں قرآن کریم کا انڈونیشین ترجمہ مکمل طور پر شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر جماعتی لٹریچر بھی اس پریس میں شائع ہوتا رہتا ہے۔"

اس ملاقات کے دوران انڈونیشیا کے قدیمی محترم مولانا محمد سعید انصاری صاحب نے مترجم کے فرائض انجام دئے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے"

ہردم تِری ثنائ کے ترانے پڑھیں گے ہم

شعلوں میں وہ جلائیں یا مسمار گھر کریں
دشمن کے اس ستم سے نہ ہرگز ڈریں گے ہم

ہرگز کبھی نہ غیر کے دَر پر جھکے گا سر
ذاتِ کریم پر ہی توکّل کریں گے ہم

مشرق کا واقعہ ہو یا مغرب کی کوئی بات
اللہ کے حضور ہی رویا کریں گے ہم

ہم شیر ہیں خدا کے، نہیں ہم کو کوئی ڈر
جتنا ہمیں دباؤ گے اُتنا بڑھیں گے ہم

ثابت قدم رہیں گے سدا اِبتلاؤں میں
انجام کار راہِ خدا میں مَریں گے ہم

قادر ہے کارساز ہے مَولا مرا خلیق
جاں، جانِ آفریں پہ نچھاور کریں گے ہم

خلیق بن فائق گورداسپوری

بقیہ: صـ۳ سے آگے

پر پلنا رہا ہے اور تو ہی اب ہمیں وعظ و نصیحت کرنے کے لئے آگیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ سب کچھ درست ہے مگر کیا یہ ظلم کے جواز کی دلیل ہے جو بنی اسرائیل پر کیا جا رہا ہے اگر مجھے پالا تو کیا اس کے نتیجے میں تمہارے لئے یہ جائز ہو گیا کہ تم ساری قوم کو اپنی غلامی میں جکڑے رکھو۔ اور خدا تعالیٰ کے ان بندوں کو جو تمہاری طرح اس دنیا میں آئے ذلت اور بے چارگی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کرو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"یہ ایک واقعی اور یقینی بات ہے کہ خدا تعالیٰ اُن لوگوں کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں۔ لیکن جو کسل اور سستی سے کام کرتے ہیں وہ آخر کار ہلاک ہو جاتے ہیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک امجد حسین ایڈووکیٹ

عالم اسلام کو بچائیے

خلیج میں حالیہ جنگ نے ایک جذباتی کیفیت پیدا کر دی ہے اور عوام نے صحیح طور پر یہ محسوس کیا ہے کہ امریکہ نے ہمیشہ عالم اسلام کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا اور یہ ملک جو دوسری جنگ عظیم کے بعد ایک طاقت کے طور پر ابھرا اس نے اپنی ڈپلومیسی اور ہیرا پھیری سے دوسرے ممالک میں اپنی برتری و فوقیت کے اڈے قائم کرنے شروع کر دیئے۔ بلاشبہ عراق نے کویت پر قبضہ کر کے نہ صرف ایک سیاسی بلکہ اخلاقی طور پر بھی بڑی غلطی کی اور امریکہ کو اپنے بدترین عزائم کی تشکیل و تکمیل کے لئے دروازے کھول دیئے۔

آیئے پہلے امریکہ کے عزائم و منصوبوں کا جائزہ اس کی گزشتہ تاریخ کے آئینہ میں لیں اور پھر بھی دیانتداری اور فراخ دلی کے ساتھ غور کریں کہ سابقہ زندگی اور حالیہ واقعات میں ہم نے خود اس کے عزائم کی رکاوٹوں کو کہاں تک کمزور کیا۔

(۱) امریکہ نے جنگ عظیم کے بعد اپنی عالم اسلام سے روایتی دشمنی کے باعث فلسطینی کے حقوق کو نظر انداز کرتے ہوئے، اسرائیل کی ریاست کے قیام کو آسان بنایا اور آہستہ آہستہ مشرق وسطیٰ کے قریب اسے ایک طاقتور عنصر بنا دیا۔

(۲) افریقہ و دیگر ممالک میں حریت و آزادی کی تحریکوں کو کچلنے میں بھرپور اقدام اٹھائے۔

(۳) تخلیق پاکستان کے بعد بوجوہ اس نوآمدہ ریاست کو مختلف معاہدوں میں شامل کیا لیکن ایسے دفاعی و حفاظتی معاہدوں کے باوجود ۱۹۶۵ء کی جنگ میں کوئی مدد نہ کی بلکہ ہتھیاروں کی سپلائی کو بند کر دیا اور اقتصادی امداد پر بھی پابندی لگا دی۔

(۴) ۱۹۷۱ء کی جنگ جو پاکستان کے دولخت ہونے کا باعث بنی اس میں اس کا کردار نہ صرف مایوس کن بلکہ شواہد کی رو سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی بنیاد بھی امریکہ ہی نے رکھی۔ قارئین کو شاید یاد ہو کہ اس زمانہ میں مرحوم خواجہ ناظم الدین نے ایک بیان دیا تھا کہ امریکہ کے سفیر فائر لینڈ انہیں یہ ترغیب دے رہے تھے کہ آپ مشرقی پاکستان کو ایک علیحدہ یونٹ کی حیثیت سے منوائیں اور امریکہ امداد دینے میں کوئی پس و پیش نہیں کرے گا۔

(۵) امریکہ نے بھارت کی بالادستی کو پاکستان پر تھوپنے کے لئے کوئی نہ کوئی قدم یا حکمت عملی کا اشارہ ضرور دیا۔

(۶) جنگ افغانستان سے پیشتر بھی امداد بند کر دی گئی تھی اور اب ایٹم بم و دیگر بے بنیاد باتوں کا بہانہ بنا کر امداد کو روک رکھا ہے۔

بہرکیف یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ بڑا ملک ہمیشہ اپنے مفاد کے لئے امداد دیتا ہے اور اپنے جغرافیائی و سیاسی تحفظات کے لئے ہر پالیسی اپنانے پر آمادہ رہتا ہے۔

لیکن ان تمام واقعات کی کڑی میں یہ بھی دیکھنا چاہیئے کہ ہم اپنے ملک یا مسلمانان عالم اپنے اتحاد اپنی سالمیت اور اپنے استحکام و فلاح کے لئے کہاں تک کامیاب رہتے ہیں اور کیا شعوری یا غیر شعوری طور پر ایسے اقدامات تو نہیں اٹھا لیتے جو بڑی طاقتوں کو ہمارے اتحاد اور ہماری یکجہتی و وقار کو پرزے پرزے کرنے کے مواقع میسر آ جاتے ہیں۔

عراق مسلمانوں کی قوت کا ایک بڑا اہم حصہ ہے۔ اور اس نے بڑی ہمت و طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے، دنیا میں ایک مقام پیدا کیا ہے لیکن یہ بات قدرے افسوس اور اضطراب کے ساتھ کہنا پڑتی ہے کہ اس نے امریکہ کے بھرے میں آکر ایران کے ساتھ جنگ کی اور اس طرح نہ صرف ایران کمزور ہوا بلکہ ۹ اور ۱۰ لاکھ کے قریب بے مقصد جنگ کے نتیجہ میں جانیں ضائع ہو گئیں۔

بہت ممکن ہے کہ عراق کو کویت کے خلاف کوئی جائز شکایات ہوں لیکن کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ وہ فوجی کارروائی کرنے سے پیشتر اسلامی کانفرنس کے اراکین کے علم میں لاتا یا اس مسئلہ کو یو این او کا ایک ممبر ہونے کے ناطے اپنا معاملہ وہاں پیش کرتا۔ جہاں تک اخبارات کی اطلاع کا تعلق ہے کہ عراق نے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا حالانکہ اسلامی کانفرنس کی طرف سے مایوسی کے بعد بھی معاملہ کو یو این او یا عالمی عدالت میں اٹھایا جا سکتا تھا۔

عراق کو فوجی کارروائی کرتے وقت شاید یہ احساس ہو کہ جس طرح امریکہ ایران کے خلاف اس کی ہر طرح سے مدد کرتا رہا ہے یا عرب ممالک اس کے ساتھ تعاون و اشتراک کو قائم رکھے ہوئے تھے وہ شاید کویت کے معاملہ میں بھی خاموش رہیں گے حالانکہ عراق کو یہ علم ہونا چاہیئے تھا کہ امریکہ اور مغربی طاقتیں تیل کے جزیروں و چشموں پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور وہ ہمیشہ ایسے موقع کی تلاش میں رہیں گے کہ وہ کودیں اور اپنا اقتدار جمالیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ عراق نے حالات و معاملات کا جائزہ لینے میں غلطی کر لی اور وہ جال میں پھنس گیا۔ امریکہ کو اپنے عزائم کو پورا کرنے اور اسرائیل کو مشرق وسطیٰ میں ایک طاقت بنانے کے مواقع میسر ہو گئے ہیں اور اس کے عزائم کو کچھ اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ مشرق وسطیٰ کے قرب میں ایران کی طاقت کو ختم کرا دیا گیا۔

۲۔ عراق جو ایک طاقت بن چکا تھا اس کو کمزور سے کمزور تر کر دیا جائے گا۔

۳۔ مشرق وسطیٰ میں وہ داخل ہو چکا ہے اور سعودی عرب میں شاید وہ ایک طویل عرصہ کے لئے اپنی افواج کو قائم رکھے کیونکہ صدر بش ایسے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں اس کے نتیجہ میں سعودی عرب کی فوجی طاقت کمزور اور اقتصادی حالت بوجھ کے باعث بد سے بدتر ہوتی جائے گی۔

۴۔ امریکہ کے عزائم مسلمانان عالم کی طاقت کو مفلوج و بے بس کرنا ہے اب وہ عرب میں انتشار و افتراق کی جڑیں بڑھائے گا اور بہت ممکن ہے کہ اس جنگ کے بعد عرب ممالک کے حصے بخرے کر دے کیونکہ خدا کی طاقت و جبروت کا تو علم نہیں لیکن یہ کڑوی حقیقت واضح نظر آتی ہے کہ یہ جنگ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے حق میں ختم ہو گی۔ اور پھر ہمیں پہلی جنگ عظیم کے بعد منظر عام پر آنے والی دلخراش داستان سے دوچار ہونا پڑے۔ حالات و واقعات کا نقشہ بڑا تکلیف دہ اور دلخراش ہے۔

راقم کی رائے میں اس وقت پاکستان و دیگر اسلامی ممالک کے لئے امن کو قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہیئے اور اس کی صورتیں کچھ اس طرح ہو سکتی ہیں۔

۱۔ اسلامی کانفرنس کا اجلاس بلایا جائے جہاں تک یاد پڑتا ہے اسلامی کانفرنس نے اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس اور مثبت قدم نہیں اٹھایا۔

۲۔ غیر جانبدار ممالک کا اجلاس بلایا جائے اور اس میں جنگ کو ختم کرانے کے لئے ٹھوس تجاویز پیش ہوں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور جاپان کے سابق وزیر اعظم نے بڑی ٹھوس اور مثبت تجاویز پیش کی تھیں۔

۳۔ اقوام عالم کا اجلاس یا سیکیورٹی کونسل کے پیہم اجلاس بلائے جائیں اور دنیا میں خلیج کی جنگ بند کرنے اور امن قائم کرنے کے عزم و ارادوں کو اتنا ابھارا جائے کہ امریکہ و اتحادی اور عراق جنگ بند کرنے کے بغیر کوئی راستہ اختیار نہ کر سکیں۔

بات اس وقت صدام حسین کے حق میں نعرہ بازی کی نہیں بلاشبہ وہ بہادر آدمی ہیں کہ پہلے ایران کے ساتھ ٹکر لی اور اب امریکہ کے ساتھ جنگ اٹھا لی۔ لیکن حقائق یہ ہیں کہ جو قوتیں اس کے برخلاف برسرپیکار ہیں وہ آخرش اپنے عزائم کو پورا کرنے میں مصروف رہیں گے لیکن حالات و معاملات کا تقاضا جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ عالم اسلام کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ بہت ہی ضروری ہے کہ اس جنگ کو طول پکڑنے سے روکا جائے اور امریکہ جن عزائم کے ساتھ مشرق وسطیٰ میں آیا ہے اس کو ناکام کرنے کی ٹھوس اور مثبت کوشش و جدوجہد کی جاوے اور وہ اسی طرح ہے کہ پاکستان و اسلامی کانفرنس اور غیر جانبدار ممالک اس سلسلہ میں بہت جلد کارروائی کریں اور یو این او کے ادارہ کو بھی اس سمت متحرک کیا جائے۔

روزنامہ جنگ لاہور ۲۹ جنوری ۱۹۹۱ء

بقیہ: ص۱ سے آگے

میں روزہ کے متعلق بحث ہو رہی تھی کہ کس وقت روزہ رکھنا اور کس وقت افطار کرنا چاہیئے ایک شخص کا خیال تھا کہ جب ایک شخص خدا تعالیٰ کے لئے سارا دن بھوکا رہتا ہے تو اگر اس نے پَو پھٹنے کے بعد کھانا کھا لیا بلکہ اگر رویت آفتاب کے بعد بھی چند گھونٹ پانی پی لیا یا کھانا کھا لیا تو اس میں کون سا حرج ہے۔ یہ کہنے والے کسی زمانہ میں جولاہوں کا کام کیا کرتے تھے انہوں نے خواب دیکھا کہ تانی کو خشک کرنے کے لئے ایک کیلے کے ساتھ باندھا اور دوسری طرف دوسرے کیلے سے باندھنے گیا لیکن تانی کیلے دو انگل کے قریب کم رہ گئی لیکن کیلا کچھ دُور تھا وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ہزار کوشش کی کہ کسی طرح تانی کیلے تک پہنچ جائے مگر سب بے سود آخر گھبرا کر مَیں نے رشتہ داروں کو آواز دی کہ دَوڑو کہ آؤ دو انگل کی وجہ سے میری تانی خراب ہو جائے گی اس پر آنکھ کھُل گئی اور سمجھ آ گئی کہ چند منٹ آگے پیچھے روزہ رکھنے یا افطار کرنے کے متعلق مَیں جو کچھ بیان کر رہا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی کے متعلق آگاہ کیا ہے تو بعض باتیں بظاہر چھوٹی ہوتی ہیں لیکن بلحاظ نتائج نہایت اہم ہوتی ہیں"۔

(خطبہ عید الاضحی فرمودہ ۱۷ اپریل ۱۹۳۲ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے
جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد
اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

۱۷ر ستمبر ۱۹۵۰ء کو احمدیہ ہال کراچی میں حضرت فضل عمرؓ نے فرمایا۔

مجھے افسوس ہے کہ آج پچھلے دو ہفتوں کے متواتر بولنے کیوجہ سے میرا گلا بہت ہی بیٹھا ہوا ہے۔ کھانسی بہت شدت کی اٹھ رہی ہے اور میں آج اچھی طرح اپنے خیالات ظاہر نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مردوں کو جس قدر مواقع ملتے رہے ہیں اسی نسبت سے عورتوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع نکالنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ بھی دین کی ضروریات سے واقف ہوں اور اپنے فرائض سے آگاہ ہوں لیکن عورتوں کا پروگرام میرے یہاں قیام کے آخری دنوں میں اتفاقاً آپڑا کیونکہ جب پہلے دن میری تقریر رکھی گئی تو اس دن مجھے نقرس کا ایسا شدید دورہ ہوا کہ میں چل پھر بھی نہیں سکتا تھا۔ مگر بعد میں پروگرام رکھنے کیوجہ سے میرا گلا اتنا ماؤف ہو چکا ہے کہ اب میرے لئے بولنا مشکل ہے۔ خصوصاً اسلئے بھی کہ آج ہی میری ایک تقریر مردوں میں بھی ہو چکی ہے۔ حالانکہ سب کو معلوم تھا کہ میں شدید نزلہ اور کھانسی میں مبتلا ہوں اور بعض دفعہ تو دو دو گھنٹے تک ایک ہی اچھو اٹھتا چلا جاتا ہے۔ اور رات اور دن دوائیاں کھا کھا کر افاقہ ہوتا ہے۔ پس آج کے دن کوئی اور تقریر نہیں رکھنی چاہیئے تھی۔ اور ایسے حالات میں سے مجھے نہیں گذارنا چاہیئے تھا کہ میں عورتوں میں بولنے کے قابل نہ رہتا مگر یہ آپکا اور آپکے خاوندوں یا باپوں کا معاملہ ہے۔ آپ گھر میں نپٹ لیجئے۔ بہرحال آج کے مردوں کے پروگرام نے مجھے بالکل بے بس کر دیا ہے۔ اور گلا اس قدر زخمی ہے کہ معمولی آواز سے بھی میں بول نہیں سکتا پھر سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ علاوہ گلے کے ماؤف ہونے کے آواز کے جو پردے ہیں وہ نزلہ کے اثر کے نیچے اس قدر ماؤف ہو چکے ہیں کہ میری آواز صاف ہی نہیں اور ایسی طرح نہیں نکلتی کہ میرے الفاظ اچھی طرح سمجھے جا سکتے ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے (سورۃ النساء رکوع ۱) یہ آیت بنی نوع انسان کی پیدائش کے واقعات کو اور اسکی پیدائش کی غرض کو نہایت مختصر الفاظ میں بیان کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے لوگو تقویٰ کرو اپنے رب کا۔ ناس عربی زبان میں اسی کو کہتے ہیں جس کو اردو زبان میں آدمی کہتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں جہاں عورتوں میں یہ بیداری پیدا ہو گئی ہے کہ وہ اس بات کا مطالبہ کرتی ہیں کہ انکو بھی قومی اور دینی خدمت کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ وہاں وہ ابھی تک اس بات کو نہیں سمجھ سکیں کہ وہ بھی آدمی ہیں۔ ذرا تم کسی عورت سے کہو کہ تم آدمی ہو تو وہ کہے گی میں کیوں آدمی ہونے لگی۔ آدمی ہوتے ہیں مرد حالانکہ آدمی کے معنے ہیں آدم کی اولاد۔ اور جو آدمی کے معنی ہیں وہی ناس کے ہیں۔ عربی زبان میں جب ناس کا لفظ استعمال کرتے ہیں، تو اس میں مرد بھی شامل ہوتے ہیں اور عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں اسی طرح جب اُردو میں آدمی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے تو اس میں مرد بھی شامل ہوتے ہیں اور عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ آدمی پر یہ فرائض عائد ہیں تو اسکے معنے یہ ہوتے ہیں کہ مردوں پر بھی یہ فرائض عائد ہوتے ہیں اور عورتوں پر بھی یہ فرائض عائد ہیں۔ اسی طرح عربی میں جب ہم کہتے ہیں کہ ناس کا یہ حال ہے تو معنے یہ ہوتے ہیں کہ مردوں کا بھی یہی حال ہے اور عورتوں کا بھی یہی حال ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہو میں پناہ مانگتا ہوں ناس کے رب کی، ناس کے بادشاہ کی، ناس کے معبود کی، اب اسکے یہ معنے نہیں کہ مردوں کے رب کی، مردوں کے بادشاہ کی، اور مردوں کے معبود کی، بلکہ اسکے یہ معنے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں مردوں اور عورتوں کے رب کی، میں پناہ مانگتا ہوں مردوں اور عورتوں کے بادشاہ کی، اور میں پناہ مانگتا ہوں مردوں اور عورتوں کے معبود کی۔ پس ناس عربی میں اور آدمی فارسی اور اردو میں ایک ہی معنے رکھتے ہیں۔ آدمی کا لفظ عربی زبان ہی کا لفظ ہے مگر عام طور پر یہ استعمال نہیں کیا جاتا۔ زیادہ تر ناس کا لفظ ہی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن فارسی اور اُردو میں آدمی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے مردو اور عورتو تم پناہ اور ڈھال کے طور پر بنا لو اپنے رب کو۔ وہ جس نے تم کو پیدا کیا ایک ہی قسم کی طاقتوں کے ساتھ ایک قسم کے جذبات کے ساتھ ایک ہی قسم کے ارادوں کے ساتھ ایک ہی قسم کی فکروں کے ساتھ ایک ہی قسم کی امنگوں کے ساتھ۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
مینجر

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم احسان اللہ ریاض صاحب کی اہلیہ عقیلہ ریاض صاحبہ کے دونوں گردے ناکارہ ہو چکے ہیں اور ڈاکٹروں نے فوری طور پر گردے تبدیل کروانے کا مشورہ دیا ہے۔

○ محترم چوہدری عبدالمجید صاحب شیدا مشین مین نصرت آرٹ پریس۔ ربوہ گردوں کی مرض کے باعث بیمار ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اعلان نکاح

○ مکرم یوسف صاحب بٹ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نکاح محترمہ خالدہ بشیر صاحبہ بنت پروفیسر بشیر احمد احسن صاحب مراد وال ضلع گجرات کے ہمراہ بارہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم نسیم احمد صاحب کشمیری مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیت الذکر شاہ تاج شوگر ملز ضلع گجرات میں مورخہ ۷، دسمبر ۹۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ پڑھا۔

○ عزیزہ ڈاکٹر نائلہ تبسم دختر چوہدری عبدالشکور صاحب کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر طاہر احمد صاحب ولد ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر پروفیسر آف سرجری پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد مورخہ ۲۴، دسمبر ۹۰ء بمقام گلگشت کالونی ملتان بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ملتان شہر نے پڑھا اور دعائے رخصتی کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

تقریب شادی

○ عزیزہ بشریٰ بدر صاحبہ بنت مکرم عبدالستار بدر صاحب دارالصدر غربی ربوہ کی شادی مورخہ ۱۱، جنوری ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک انجام پائی۔ عزیزہ کا نکاح مورخہ ۵، اکتوبر ۱۹۹۰ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم شیخ سفیر احمد صاحب مقیم ہمبرگ جرمنی کے ساتھ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھا تھا۔

بارات ساڑھے چار بجے شام دارالعلوم سے دارالصدر پہنچی۔ مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مربی بلاد عربیہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔ ۱۲ جنوری کو دولہا کے والد مکرم شیخ ظہور الدین صاحب نے ضیافت کا اہتمام کیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

دعائے نعم البدل

○ مکرم مرزا جاوید محمود صاحب ولد ٹھیکیدار مرزا نور احمد صاحب ساجد کو اللہ تعالیٰ نے ۳، جنوری ۱۹۹۱ء کو پہلے بیٹے سے نوازا جو ۲۱، جنوری کو اللہ کو پیارا ہو گیا۔ یہ بچہ وقفِ نَو کی تحریک میں شامل تھا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ غمزدہ خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

نمایاں کامیابی:۔ میری بیٹی عزیزہ فائزہ بشیر نے امسال بی اے کے امتحان میں ۸۰۰ میں سے ۵۴۳ نمبر حاصل کئے ہیں اور اپنے کالج (وقار النساء کالج راولپنڈی) میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ نہ صرف بی اے بلکہ بی ایس سی دونوں میں اوّل رہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔

(خواجہ بشیر احمد چکلالہ۔ راولپنڈی)

اعلان گمشدگی:۔ ایک عدد سائیکل جو بلی کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ سے کوئی صاحب غلطی سے تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ براہِ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

سید عبید اللہ شاہ
۱۷/۳۴ ۔ فیکٹری ایریا۔ نزد بیت الحمد
ربوہ

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : ص ۲ سے آگے

اطفال کیلئے اعلانات

○ کیا آپ اپنی مجلس کی تجنید بھجوا چکے ہیں؟ اگر نہیں بھجوائی تو اولین فرصت میں مکمل کوائف کے ساتھ تجنید مرکز میں بھجوائیں

○ مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے فروری کے لئے کتاب "سیرت حضرت اماں جان" مطالعہ کے لئے مقرر کی گئی ہے تمام ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ اطفال سے اس کتاب کا مطالعہ کروائیں اور اگر کتاب میسر نہ ہو تو مرکز سے منگوالی جائے یا کسی ایک جگہ جمع کر کے اطفال میں اس کتاب کا درس دیا جائے۔

○ مجلس اطفال الاحمدیہ شعبہ اشاعت کی طرف سے امسال مقالے کا عنوان "سیرت حضرت فضل عمر" مقرر کیا گیا ہے۔ مقالے کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ راگست ۱۹۹۱ء ہے۔ تمام اطفال سے گذارش ہے کہ ابھی سے اس مقالے کیلئے تیاری شروع کر دیں اور مقالہ لکھنے کے لئے اپنے والدین یا ناظمین اطفال سے راہنمائی حاصل کریں۔ یہ مقالہ اڑھائی سے تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔

○ مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے پروگرام کے مطابق مورخہ ۸ تا ۱۵ فروری ۱۹۹۱ء ہفتہ صحت جسمانی منائیں جسمیں مختلف ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا جائے اور پھر انعامات بھی دیئے جائیں۔ نیز اس ہفتہ میں کم از کم ایک کلو جمیعًا بھی کیا جائے۔

(نائب مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

اعلان دارالقضاء: "مکرم عبدالقدوس صاحب سکنہ مکان نمبر ۲۹/۵ دارالبرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم عزیز اللہ خان صاحب بقضائے الہی وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کے دو پلاٹ ۳/۵ ع و ۳۸/۵ ع محلہ دارالبرکات انکی بیوہ مجیدہ بیگم صاحبہ اور خاکسار کے نام منتقل کئے جائیں۔ دیگر ورثاء میرے حق میں اپنے حقوق سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔"

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مکان برائے فروخت

ربوہ میں دو نئے تعمیر شدہ مکان برقبہ دس مرلے و سات مرلے واقعہ ۱/۷ دارالصدر شمالی برائے فوری فروخت ہیں۔ مناسب قیمت۔ سوئی گیس، بجلی میٹھے پانی کی موٹر۔ اٹیچڈ باتھ۔ لیٹرین وغیرہ۔

رابطہ کیلئے پتہ: علی حیدر اپل
تحریک جدید کوارٹر نمبر ۵۲ ربوہ

"تدریسی مرکز" برائے طالبات

۱- ایف اے / ایف ایس سی صرف انگریزی۔ ۴۵ دن۔ طالبات ۷ تک۔ کل فیس تین صد روپے۔
۲- بی اے / بی ایس سی۔ صرف انگریزی۔ ۶۰ دن۔ طالبات ۵ تک۔ کل فیس پانچ صد روپے۔
۳- ایم اے انگلش۔ ۹۰ دن۔ طالبات ۳ تک۔ کل فیس نو صد روپے۔

نوٹ:۔ خدانخواستہ ناکامی کی صورت میں نصف فیس واپس یا ایک ماہ کی تدریس بلا معاوضہ۔

محمد شریف خالد۔ ایم اے (انگلش) دارالصدر غربی۔ ربوہ

سرکن اور اپھارہ

نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر، زہر باد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، داہ چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔

(ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)

لاہور: ___ پاکستان میڈیکو۔ لوئر مال
کراچی: ___ شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روڈ نمبر 5 لانڈھی
فیصل آباد: ___ میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار
راولپنڈی: ___ جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
ملتان: ___ زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
رحیم یار خان: ___ رحمن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
لاہور / کراچی
ہیڈ آفس ربوہ فون ۷۷۱ — ۶۰۶

خبریں

ملکی خبریں

○ جمعہ کو علی الصبح چار بجے ملک بھر میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ملک کے شمالی علاقوں میں زبردست تباہی مچ گئی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ۲۰۰ سے زائد افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی ہو گئے۔ ان علاقوں میں ہزاروں مکانات زمین بوس ہو گئے۔ زلزلہ کی شدت ریکٹر سکیل پر ۶،۸ درجہ ریکارڈ کی گئی ہے۔

○ زلزلہ میں متأثر ہونے والے علاقوں میں ہنگامی بنیادوں پر امدادی کام شروع ہو گیا ہے۔ بہت سے علاقوں میں برفباری کی وجہ سے امدادی ٹیموں کا پہنچنا ابھی ممکن نہیں۔ اس لئے نقصانات کا صحیح اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔

○ ایک اطلاع کے مطابق آسٹریلیا نے پاکستان کو ۳۵ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کے اسلحہ اور جنگی سازوسامان کی سپلائی روک دی ہے۔

○ وزیراعظم نے اپیل کی ہے کہ ۵ فروری کو مقبوضہ کشمیر کے عوام سے اظہار یکجہتی منانے کے لئے عام ہڑتال کی جائے۔ اس روز سرکاری دفاتر اور سکول کالج بند رہیں گے۔

○ وزیراعظم نے جمعہ کے روز اسلام آباد میں سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کو بریفنگ دی۔ پی ڈی اے کے سوا تمام جماعتوں نے شرکت کی۔

○ مقبوضہ کشمیر کی پاک بھارت سرحد پر پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے مابین ایک تازہ جھڑپ میں ایک پاکستانی فوجی شہید ہو گیا۔ بھارتی فوج نے بلا اشتعال فائرنگ شروع کر دی تھی۔

○ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ آغا شاہی نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ اور روس کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے جس کے ماتحت ہی امریکہ نے پاکستان کی فوجی امداد بند کی ہے۔

○ سیالکوٹ میں نالہ ڈیک کے قریب دو بسوں کے خوفناک تصادم کے نتیجہ میں ۵ افراد ہلاک اور پچاس زخمی ہو گئے۔ ادھر صادق آباد کے قریب کار اور ٹرک کے تصادم میں ۵ افراد ہلاک اور دو شدید زخمی ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ عراق نے کہا ہے کہ اس نے خفجی شہر میں اپنی کارروائی مکمل کر لی ہے اتحاد کی کمان کے دعوؤں کے باوجود ابھی شہر کے بعض حصوں پر عراقی فوج کا قبضہ ہے اور وہ فائرنگ کر رہے ہیں۔

○ عراقی فوج کے چھ ڈویژن صدر صدام کی قیادت میں سعودی عرب کے شہر ام جحل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اتحادیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کے ہوائی حملوں کی وجہ سے عراق کے سینکڑوں فوجی ہلاک اور ۱۰۰ ٹینک تباہ ہو گئے ہیں اور ان کی پیش قدمی روک دی گئی ہے۔

○ اتحادیوں کا ایک ۱۳۰-سی ٹرانسپورٹ طیارہ عراقی حدود میں گر کر تباہ ہو گیا جس میں ۱۴ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ جمعہ کی صبح کو آنے والے زلزلے کے جھٹکے افغانستان۔ بھارت اور روس کے بعض علاقوں میں بھی محسوس کئے گئے افغانستان میں سینکڑوں افراد کے ہلاک ہونے کی خبریں ملی ہیں۔

○ جنوبی افریقہ کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت مرحلہ وار نسلی امتیاز کی پالیسی کو مکمل طور پر ختم کر دے گی۔ اور ملک کے تمام باشندوں کو مساوی حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ قدامت پسند سفید فام سیاستدانوں نے صدر کے ان اقدامات کی شدید مذمت کی ہے۔

○ خلیج کی جنگ میں شریک اٹلی بحریہ کے کمانڈر نے استعفیٰ دے دیا ہے اور کہا ہے کہ اس جنگ میں اٹلی کی شرکت بالکل ناجائز اور بے فائدہ ہے۔

○ برطانوی ذرائع کے مطابق عراق نے پھر خلیج کے سمندروں میں خام تیل بہانا شروع کر دیا ہے۔